اچھے ماحول کی اہمیت اور افادیت سے متعلق تالیف

اچھے ماحول کی برکتیں

اس کتاب میں:

- اچھے ماحول سے وابستہ ہونے کے فائدے
- اچھے اور برے دوست کی صحبت
- ہم نشینی کے ثمرات
- صُحبت و مجلس کے بارے میں چالیس انمول نگینے

پیشکش: مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)
شعبۂ تخریج

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

''اچھے ماحول کی برکتیں'' کے 16 حروف کی نسبت سے
اس کتاب کو پڑھنے کی 16 نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...... رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔
2...... حتَّی الوسع اِس کا باوُضو اور
3...... قبلہ رو مطالعہ کروں گا۔
4...... قرآنی آیات اور
5...... احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔
6...... جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور
7...... جہاں جہاں ''سرکار'' کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔
8...... دعوتِ اسلامی والوں کی صحبت اختیار کروں گا۔
9...... اس روایت ''عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج۷، ص۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لُوٹوں گا۔
10...... (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔
11...... (اپنے ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔
12...... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔
13...... اس حدیثِ پاک ''تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔'' (مؤطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔
14...... جس بات کو سمجھنے میں دشواری ہوگی اس کو بار بار پڑھوں گا۔
15...... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔
16...... اس کتاب کے مُطالعہ کا ثواب ساری امّت کو اِیصال کروں گا۔

اچھے ماحول کی اہمیت اور افادیت سے متعلق تالیف

اچھے ماحول کی برکتیں

مؤلف

حضرتِ مولانا محمد الیاس رضوی قدس سرہ

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ تخریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : اچھے ماحول کی برکتیں

مؤلف : مولانا محمد الیاس رضوی قدس سرہ

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ تخریج)

تاریخ اِشاعت: صفر المظفر ۱٤۲۸ھ، مارچ 2007ء

تاریخ اِشاعت: ربیع الاول ۱٤۳۵ھ، جنوری 2014ء تعداد: 3000 (تین ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدينة العلمية

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطارؔ** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰه علٰی اِحْسَانِهٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللّٰه تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ

اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الوُسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینة العلمیة** '' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

اچھے ماحول کی افادیت واہمیت اور برے ماحول کی شناعت وقباحت ہر ذی شعور پر واضح ہے، لیکن بدقسمتی سے فی زمانہ اچھے ماحول کو پہچان کر اسے اختیار کرنے اور برے ماحول کو جان کر اس سے بچنے کی طرف ہماری بالکل توجہ نہیں، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اچھے ماحول کی معرفت ہی کا فقدان ہے، اور جب معرفت نہ ہوگی تو اچھے ماحول سے استفادہ اور برے ماحول سے اجتناب کیونکر ہو سکے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اچھے، برے ماحول کی پہچان سے متعلق معلومات حاصل کریں اور ان معلومات کی روشنی میں خود کو برے ماحول سے بچائیں اور اچھے ماحول سے منسلک ہو جائیں تا کہ اس کی برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

زیرِ نظر کتاب ''اچھے ماحول کی برکتیں'' میں آیات واحادیث اور روایات کی روشنی میں اچھے، برے ماحول کی پہچان اور اس کے فوائد ونقصانات کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ اس مختصر کتاب کا توجہ کے ساتھ مطالعہ ہر مسلمان کے لیے بہت مفید ہے۔ اس افادیت کے پیشِ نظر "مجلس المدینة العلمیة" (دعوتِ اسلامی) نے اس کتاب کو نئے انداز سے شائع کرنے کا ارادہ کیا اور درج ذیل امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر کام کیا اور یوں اس کتاب کی اہمیت اور فزوں ہوگئی۔ ☆ جدید انداز پر کمپوزنگ ☆ علامات ترقیم کا اہتمام ☆ حتی المقدور حوالوں کی تخریج ☆ مکرر پروف ریڈنگ ☆ قرآنی آیات کا ترجمہ کنز الایمان سے، اور ☆ ماخذ ومراجع کی فہرست۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ بے کس پناہ میں التجاء ہے کہ ان تمام امور کو ممکن بنانے میں" مجلس المدینة العلمیة "کے علمائے کرام دام فیوضہم کی کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں دین ودنیا کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

شعبہ تخریج مجلس المدینة العلمیة

فہرس

اچھے ماحول
کی برکتیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماحول کی افادیّت واہمیّت پرعقلی مثالیں

میں نے عالمِ تصوّرات وتخیلات میں پرواز کی ایک مقام پر چند آباد گھر دیکھے، استفسار کیا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک گاؤں ہے پھر دوسرے مقام پر کچھ زیادہ مکانات دیکھے، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ قصبہ ہے پھر ایک جگہ کثیر مکانات دیکھے معلوم کیا تو خبر دی گئی کہ یہ شہر ہے پھر ایک وسیع وعریض خطّہ دیکھا جس پر مکانات ہی مکانات تھے جب معلوم کیا گیا تو بتایا گیا کہ یہ ایک ملک ہے اس کے بعد ایک طویل پرواز کی تو ایسا محسوس ہوا کہ کوئی حد معلوم نہ ہوگی تھک ہار کر پوچھا کہ جو کچھ دیکھا گیا ہے اس کے متعلق بتایئے آگاہ کیا گیا کہ یہ دنیا ہے۔

اب میری عقل سوچنے لگی کہ جو گاؤں ہے اس میں مکانات ہیں اور ان میں انسان رہتے ہیں جو قصبہ ہے اس میں بھی مکانات ہیں اور انسان رہتے ہیں، یونہی شہر ہو، ملک ہو یا دنیا ہر ایک میں مکانات ہیں اور انسان ہی تو رہتے ہیں، پھر ان کے نام الگ الگ کیوں؟

اچانک عقل کے زیرک حصّہ سے صدا بلند ہوئی کہ یہ تو بڑی واضح بات ہے کہ زمین کے ان خطّوں کے نام جدا جدا کیوں ہیں بات یہ ہے کہ جہاں مکانات تھوڑے تھے، وہ گاؤں کہلایا جب ماحول بڑھا، لوگ ایک دوسرے کے قریب زیادہ ہونے لگے تو قصبہ کی بنیاد پڑی، پھر ماحول وسیع تر ہونے لگا آبادی میں اضافے کے سبب مکانات ایک دوسرے کے ساتھ بننے لگے، تو پھر ہر سو آشکارا ہوا کہ یہ شہر ہے اور جب یہی ماحول

بڑھتے بڑھتے وسیع سے وسیع تر ہو گیا اور ماحول کے مطابق انتظامات ہونے لگے تو اس ماحول کی وسعت کے پیشِ نظر اس کا نام ملک ہو گیا اور جب ایک ایسا ماحول وقوع پذیر ہوا جس کی وُسعت و کشادگی اور طول و عرض کی کیفیت ایسی ہوئی کہ نہ اس کی ابتداء معلوم نہ انتہا اور یہ ایک ایسا عظیم ماحول ہوا جس میں گاؤں وقصبہ، شہر و ملک سب ضم ہو گئے تو اسے دنیا کہا جانے لگا۔

یہ صدائے بازگشت جب میری سماعت سے ٹکرا کر خاموش ہوئی تو میری فکر میری سوچ اس راہ پر گامزن ہوئی کہ جیسے جیسے یہ مادّی ماحول وتعلقات بڑھتے رہتے ہیں ان کی ترقی ہوتی رہتی ہے، ان کے نام بدلتے رہتے ہیں، کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ ایک پانی کا دھارا ہوتا ہے، دیکھنے والے اُسے پرنالہ کہتے ہیں، جب چند پرنالے مجتمع ہو جاتے ہیں تو دیکھنے والے اسے نالہ کہتے ہیں، یوں ہی جب چند نالے اکٹھے ہو جاتے ہیں تو ناظرین اسے ندی کے نام سے موسوم کرتے ہیں، اور یہی پہاڑوں سے نکلنے والی ندیاں جب باہم مل جاتی ہیں تو اس کا نام دریا رکھ دیا جاتا ہے اور جب مختلف دریا کسی مقام پر آ ملتے ہیں تو اسے سمندر کہا جاتا ہے، پس معلوم ہوا کہ سمندر وہ ہے جس میں پرنالے بھی ہیں، نالے ندیاں بھی ہیں اور دریا بھی۔ پھر کون نہیں جانتا کہ پرنالہ ہو یا ندی، دریا ہو یا سمندر ہر ایک میں پانی ہی تو ہے مگر نام جدا جدا ہیں! کیوں؟ اس لئے کہ جیسے جیسے پانی کا اجتماع کثیر سے کثیر تر ہوتا گیا تو نام بھی بدلتے گئے۔

اب ہم نے جب اپنی سوچ وفکر کا دھارا ترتیب کی بجائے تکمیل کی طرف موڑا تو یہ بات آشکارا ہوئی کہ ماحول گاؤں کا ہو یا قصبہ کا ملک کا ہو یا دنیا کا جب تک اس ماحول کی بنیاد اخلاص پر مبنی نہ ہوگی، اور اس ماحول سے وابستہ افراد اپنے اپنے

منصب وفریضہ کونہیں سمجھیں گے اپنے مابین متعین کردہ حقوق وفرائض کی ادائیگی میں مخلص نہ ہوں گے، اس وقت تک ماحول پرسکون نہ ہوسکے گا۔ لازمی بات ہے کہ جب ماحول پرسکون نہ ہوگا تو اس ماحول میں رہنے والے افراد کس طرح چین و امن کا سانس لے سکتے ہیں، لہذا ماحول کی بقاء کے لئے اخلاص کا ہونا ضروری ہے۔

ایسے ہی جب ہم رُوحانی ماحول وتعلقات کو ترتیب دیں اور اس کو وسیع کرنے کی کوشش کریں، تو یہ روحانی ماحول بزم سے انجمن، انجمن سے علاقائی تحریک اور پھر ضلعی وملکی تحریک سے بڑھتے بڑھتے عالمگیر تحریک بن جائے گا۔ یہاں پر بھی اس روحانی ماحول کی تکمیل و بقاء کے لئے اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے اور روحانی ماحول کی اس تحریک کو عالمگیر بنانے کے لئے مخلص ہونا ضروری ہے، یہ اخلاص اپنی ذات کے لئے بھی ہو اور تحریک کے لئے بھی، کیونکہ جب تک کسی تحریک سے وابستہ افراد اس تحریک کے اصولوں کے ساتھ مخلص نہ ہوں گے، اس وقت تک وہ تحریک پایۂ تکمیل سے ہمکنار نہیں ہوسکتی اور ماحول کی برکتیں وسعادتیں جب ہی حاصل ہوسکتی ہیں جب اس ماحول سے وابستہ تمام افراد کامل واکمل طور پر مخلص ہوں۔ ایثار وقربانی کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اس لئے کہ اخلاص ایک ایسی دولتِ سرمدی ہے جس کے ذریعے سے زنگ آلود دل کھنچ کر قریب آجاتے ہیں یہی نہیں بلکہ پھر وہی دل جو پہلے زنگ آلود تھے اخلاص سے معمور ماحول سے ایسی جِلا پاتے ہیں کہ دوسرے زنگ آلود دلوں کو ماحول سے قریب کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں، یونہی اس روحانی تحریک سے وابستہ افراد کا باہم شیر وشکر ہونا بھی بہت ضروری ہے تاکہ وہ ماحول جس کی توسیع و تدریج کے لئے جدوجہد کی جارہی ہے وہ کسی بھی قسم کے نقصان وخسارہ کا شکار نہ

ہو سکے، لہذا تحریک کونقصان وخسارہ سے بچانے کے لئے اس تحریک سے وابستہ افراد کا آپس میں متحد ومتفق ہونا نہایت ہی ضروری ہے تاکہ اس آپس کے اتحاد کے نتیجہ میں ایک عظیم قوت معرضِ وجود میں آسکے کیونکہ اتحاد ایک عظیم قوت ہے عربی میں محاورہ ہے۔

" اَلِا تِّحَادُ قُوَّۃٌ عَظِیْمَۃٌ " یعنی اتحاد قوتِ عظیمہ ہے کیا آپ نے موٹے موٹے رسّوں کی طرف غور نہیں کیا، جو نرم و نازک دھاگوں کے اتحاد کا نتیجہ ہوتے ہیں اور یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ ایک دھاگہ جس کی ناتوانی اور کمزوری کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی اُسے باآسانی توڑ دیتا ہے، مگر یہی ناتواں اور کمزور دھاگے جب آپس میں اتحاد کرتے ہیں، ملے رہتے ہیں تو ایک رسّہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں، جو بڑے بڑے بحری جہازوں کو ساحلِ سمندر پر قائم کر دیتا ہے۔

ماحول جتنا وسیع ہوگا اس کے اتنے ہی زیادہ منافع ہوں گے اور اس وسیع ماحول کی قوت بہت ہی مستحکم ہوگی۔ حالانکہ ماحول چھوٹا ہو یا بڑا ہر ایک انسانی افراد ہی پر مشتمل ہوتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ پرنالہ ہو یا ندی، دریا ہو یا سمندر ہر ایک میں پانی ہی تو ہے پھر اس بات کو کون نہیں جانتا کہ سمندر کے منافع بے شمار ہیں۔

اسی طرح کام ہر کوئی دین کا کرتا ہے، کوئی بزم بنا کر، کوئی انجمن بنا کر مگر اُس کی شان و عظمت بہت ہی نرالی ہے جو عالمگیر دینی و روحانی تحریک ہو، کیونکہ اس میں اجتماعیت اور اتحاد کا عنصر زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے منافع و فوائد بے شمار ہیں اس کی ہیبت اور جاہ وجلالت سے دشمنانِ اسلام لرزہ براندام رہتے ہیں، باطل قوتوں کو اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے حق کے سمندر سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اگر بات اب بھی سمجھ نہیں آئی تو یوں سمجھئے کہ آپ سمندر سے ایک قطرہ نکال کر ہتھیلی پر رکھ

لیں اور کسی سے پوچھیں یہ کیا ہے؟ جواب ملے گا کہ یہ قطرہ ہے۔ پھر اس قطرہ کو سمندر میں ڈال دیں پھر پوچھیں یہ کیا ہے؟ تو جواب ملے گا کہ یہ سمندر ہے۔ جواب مختلف کیوں ہوا؟ اس لئے کہ قطرہ جب سمندر سے جدا تھا تو محض قطرہ تھا، سورج کی تپش و حرارت اور ہوا کے جھکڑوں کے رحم و کرم پر اس کا وجود تھا۔ مگر جب وہ سمندر سے مل گیا تو پھر قطرہ قطرہ نہ رہا سمندر ہو گیا، اب اسے سورج کی حرارت خشک نہیں کرسکتی۔ اب اسے ہوا کے جھکڑ پھیلا نہیں سکتے تو پھر یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ہم ایسے ماحول سے وابستہ ہو جائیں کہ جس کے ساتھ وابستہ ہونے سے قطرہ سمندر بن جائے جس کی برکتیں ایسی لازوال اور بے مثال ہوں کہ جس کے ساتھ وابستہ ہونے سے ضلالت و گمراہی کے جھکڑ اور باطل و لادینی قوتوں کی تپش سے امان مل جائے۔ اگر غور کریں تو عقل اس طرف بھی رہنمائی کرتی ہے کہ ہم ایسے بُلند و بالا پہاڑ کو دیکھیں جس کی چوٹی آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ تو ہر عقلمند اس کی طرف دیکھتے ہی کہے گا کتنا بلند و بالا پہاڑ ہے مگر جب ہم اس پہاڑ سے ایک ذرّہ مٹی کا ہتھیلی پر رکھ کر اسی عقلمند سے پوچھیں کہ بتاؤ یہ کیا ہے؟ تو جواب ملے گا کہ یہ مٹی کا ذرہ ہے۔ جناب یہ ذرہ کیسے ہو گیا۔ ابھی تو پہاڑ تھا۔ ظاہر ہے جواب یہی ہو گا کہ پہلے یہ پہاڑ سے ملا ہوا تھا اس لئے یہ بھی پہاڑ تھا۔ جب اس سے جدا ہوا تو ذرۂ ناچیز کہلایا پس معلوم ہوا کہ کسی عالمگیر روحانی ماحول سے جدا ہونا اپنے آپ کو گھٹانا ہے جبکہ اس ماحول سے وابستہ رہنا اپنے آپ کو بڑھانا ہے پھر بھی ہم اگر اس ماحول سے دور بھاگیں تو یہ سراسر نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟

آیئے ہم سب دعوتِ اسلامی کے ماحول کو وسیع سے وسیع تر بنانے کے لئے انتھک کوشش کریں کہ یہ ایک نیکیوں کا عالمگیر رُوحانی ماحول ہے اور اس نیکیوں کے

ماحول کو مخلصانہ طور پر وسیع کرنا دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی ہے اس کے برعکس نیکیوں کے ماحول سے الگ تھلگ ہوجانا خسارے کا سبب ہے، عقلمند کے لئے اتنا ہی اشارہ کافی ہے کہ جب تک پتّا درخت سے تعلق قائم رکھتا ہے سرسبز و شاداب رہتا ہے جونہی پتادرخت سے تعلق ختم کرتا ہے تو درخت کے ماحول سے دور ہوجاتا ہے پھر اس کی تمام سرسبزی وشادابی دور ہوجاتی ہے بلکہ پاؤں کے نیچے روندا جاتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض ہے کہ وہ اپنے محبوب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے تمام مسلمانوں کو دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے مخلصانہ طور پر وابستہ ہونے کی اور اسے وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے بھرپور سعی کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ محمد وعلٰی الہ وصحبہ اجمعین۔

اچھے ماحول سے وابستہ ہونا باعثِ منفعت اور عین سعادت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! کیا آپ نے نہیں دیکھا، مکھی دو طرح کی ہے ایک وہ جسے ہم شہد کی مکھی کے نام سے موسوم کرتے ہیں یہ مکھی اچھے ماحول کو اپناتی ہے، ہر عقل سلیم رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ شہد کی مکھیاں چمنستان میں پھولوں کے ساتھ قرب حاصل کرتی ہیں اور انکے پھولوں کے ماحول سے وابستہ ہونے ہی کے نتیجے میں شہد پیدا ہوتا ہے جس کے منافع بے شمار ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ

(پ ۱۴، النحل: ۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔

ظاہر ہے یہ اچھے ماحول ہی کی ضوفشانیاں ہیں تو معلوم ہوا کہ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے والے افراد جہاں خود قابلِ تعریف ہوتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کے لئے بھی باعثِ منفعت ہوتے ہیں، اور جو اسلامی بھائی جس قدر اپنے دوسرے اسلامی بھائیوں کے لئے نفع بخش ہوگا اسی قدر اس کے مراتب و درجات بلند ہوتے جائیں گے۔ حدیث پاک میں وارد ہے۔

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ يَّضُرُّ النَّاسَ

(كشف الخفاء، حرف الخاء المعجمة، الحديث:١٢٥٢، ج١، ص٣٤٨۔مكاشفة القلوب، باب الخامس عشرفی الامربالمعروف...الخ، ص٤٨)

ترجمہ: ''لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع دے اور لوگوں میں بدتر وہ ہے جو لوگوں کو تکلیف دے۔''

پیارے اسلامی بھائیو! اچھے ماحول سے اچھی صُحبت میسر ہوتی ہے۔ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے کیونکہ اچھا ماحول اچھی صحبت فراہم کرتا ہے اور کون نہیں جانتا کہ اچھی صحبت کے ثمرات و برکات نہایت ہی مفید ہوتے ہیں۔

علامہ جلال الدین رُومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

صُحبت صالح ترا صالح کُند   صُحبتِ طالح ترا طالح کُند

یعنی اچھوں کی صُحبت تجھے اچھا بنادے گی اور بُروں کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گلستانِ سعدی میں فرماتے ہیں:

گِلے خوشبوئے در حمام روزے رسید از دستِ محبوب بدستم

بدو گفتم که مشکی یا عبیری کہ از بوئے دلاویز تو مستم

بگفتا من گلے ناچیز بُودم ولیکن مُدّتے با گل نشِستم

(گلستان سَعدی ص ٦)

یعنی ایک روز خوشبو والی مٹی حمام میں مجھے ایک دوست کے ہاتھوں سے ملی میں نے اس مٹی سے کہا کہ تو مُشک ہے یا عنبر! کہ تیری دلکش خوشبو نے مجھے مست و بے خود کر دیا ہے (یہ سن کر مٹی نے کہا) میں تو حقیر مٹی تھی لیکن ایک مُدّت تک میں پھولوں کی صحبت میں رہی پس ہمنشیں کے جمال نے مجھ میں اثر کیا (کہ میں خوشبودار ہوگئی) ورنہ میں تو وہی خاک و مٹی ہوں جو پہلے تھی۔

اچھے ماحول کی ہمنشینی بہُت ہی مُفید اور سرمایۂ سرمدی ہے اگرچہ مختصر ہی کیوں نہ ہو مگر پھر بھی بے سُود و بیکار نہیں، تو بھلا وہ خوش نصیب جو نیکیوں کے ماحول میں ضم ہو جائے کس طرح محروم رہ سکتا ہے۔

ذکراللہ عزوجل کی مجلس میں شرکت کی فضیلت

صحیح مسلم شریف کی ایک طویل حدیثِ مبارک ہے جس میں ان خوش نصیبوں کے لئے مژدۂ جانفزا ہے جو ذکراللہ کے لئے حلقہ بناتے ہیں اور مجتمع ہو کر اپنے معبود برحق کا ذکر کرتے ہیں اس حدیث مبارک کے آخر میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

فَیَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِیْھِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَھُمْ قَالَ:

فَيَقُوْلُ وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.

(صحیح مسلم، کتاب الذکر...الخ،باب فضل مجالس الذکر،الحدیث ۲۶۸۹،ص ۱۴۴۴)

ترجمہ: بس فرشتے (بارگاہِ اُلوہیت میں) عرض کرتے ہیں، اے رب عزوجل! ان میں فلاں بندہ بڑا گناہ گار تھا، وہ تو ان (یعنی ذکر کرنے والوں) پر گزرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی بخش دیا۔ وہ (ذکر کرنے والی) ایسی قوم ہے کہ جن کا ہمنشیں بھی بدنصیب نہیں ہوتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! رحمتِ خداوندی لامحدود ہے اور اس کی رحمت سے کوئی فرد خارج نہیں بلکہ ہر ایک کو اس کی رحمت محیط ہے اور یہی عقیدہ اسلام نے مسلمانوں کو دیا ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہر حال میں رحمت خداوندی کے طلب گار رہیں اور اسی سلسلے میں ہمہ وقت سعی کرتے رہیں۔ مخبرِ صادق نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ وہ گناہ گار شخص جس نے ذاکرین کے ساتھ تھوڑی سی ہمنشینی وصحبت اختیار کی تو باری تعالیٰ نے اس کی بخشش فرمادی۔

ایک حدیث شریف میں ہے حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس چیز کی اصل پر رہبری نہ کروں جس سے تم دنیا وآخرت کی بھلائی پالو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذکر کرنے والوں کی مجلس اختیار کرو... الخ

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ...الخ، فصل فی المصافحۃ...الخ، الحدیث ۹۰۲۴،ج۶، ص۴۹۲)

درس: اس حدیث پاک کے تحت حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجلس سے مراد علمائے دین واولیائے کاملین،

صالحین وواصلین کی مجلسیں ہیں، کیونکہ یہ مجلسیں جنت کے باغات ہیں۔ جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے یہ مجلسیں خواہ مدرسے ہوں یا درس قرآن وحدیث کی مجلسیں یا حضرات صُوفیائے کرام کی محفلیں، یہ فرمان بہت جامع ہے جس مجلس میں اللہ کا خوف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا عشق اوراطاعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا شوق پیدا ہووہ مجلس اکسیر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج٦، ص٦٠٣ تا ٦٠٤)

اچھے اور برے دوست کی صحبت کی مثال

پیارے اسلامی بھائیو! اچھے ماحول کی برکتیں اوراس کے نتائج جاننے کے لئے اس مثال پرغور وفکر کیجئے کہ ایک شخص عطرفروش کی دکان پر پہنچے اگر عطرنہیں بھی خریدتا مگر پھر بھی عطر کی دل آویز خوشبو تو ضرور پائے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کی ناک ہی بند ہو کہ خوشبو محسوس ہی نہ ہو تو اس میں اس کا اپنا قصور ہے، ورنہ عطر نہ خریدنے پر بھی وہ شخص خوشبو سے محروم نہ ہوگا۔ جب کہ عطر خریدنے والا تو خوشبوؤں سے معطر ومعنبر ہوجائے گا جب کہ وہ خوشبو خریدنے کے بعد اس کا استعمال بھی کرے۔

اسی طرح ایک اورحدیث شریف میں آتا ہے

حضرت ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھے برے ساتھی کی مثال مُشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک (ایک بہترین خوشبو کا نام) اٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تو اس سے کچھ خریدلے گا۔ اور یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب مجالسة ...الخ، الحدیث ٢٦٢٨، ص ١٤١٤)

پیارے اسلامی بھائیو! یونہی اچھے ساتھی اور اچھے ماحول سے وابستہ ہونے والا نیکیوں کے ماحول میں اپنے آپ کو وابستہ کرنے والا جب پیارے مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں اور تعلیمات کو اپنے دامن میں سمیٹ لے اور ان پر عاملِ صادق ہو جائے تو اس کے ظاہر و باطن کا معطر و معنبر ہو جانا باعث حیرانی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی عظمت و شان تو اس قدر بلند و بالا ہو جاتی ہے کہ بعد مرگ اس کے مدفن کی مٹی بھی معطر ہو جاتی ہے۔

قبر کی مٹی سے مشک کی خوشبو مہک اٹھی

حضرت ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (سنہ ولادت ۱۹۴ھ، سن وفات ۲۵۶ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب قبر میں رکھا گیا تو فوراً قبر شریف سے مُشک کی خوشبو مہکنے لگی۔ قبر کا ذرہ ذرہ مشک بن گیا۔ لوگ زیارت کے لئے آتے اور خاکِ قبر کو بطورِ تبرک لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ قبر میں غار پڑ گیا۔ (بایں خوف کہ لوگ اسی طرح مٹی لے جاتے رہے تو تھوڑے عرصے میں قبر ناپید ہو جائے گی) اس کے چاروں طرف لکڑی کا جنگلا لگا دیا گیا لیکن زائرین جنگلے سے باہر کی خاک لے جانے لگے تو اس میں بھی خوشبو پاتے تھے۔ مدت ہائے دراز تک یہ خوشبو مہکتی رہی۔ (صحیح البخاری، مقدمہ، ج ۱، ص ۳)

اسی طرح مصنف دلائل الخیرات شریف حضرت علامہ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۸۷۰ھ) کو ستتر سال کے بعد جب سرزمین ''سوس'' سے نکال کر ''مراکش'' کی سرزمین میں دفن کیا گیا، تو لوگوں نے بچشم خود دیکھا کہ آپ کا کفن صحیح و سالم اور بدن ترو تازہ تھا۔ اور جب آپ کو پہلے مدفن سے نکالا گیا۔ تو فضاء معطر ہو گئی

آج بھی آپ کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔(مطالع المسرات، ص ٤)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سب اچھے اور نیکیوں کے ماحول سے وابستگی کا نتیجہ تھا ایک اچھا اور پاکیزہ ماحول جہاں ذکرِ الٰہی اور ذکرِ مصطفائی کا موقع فراہم کرتا ہے، وہاں فرموداتِ ربّ العالمین عزوجل اور فرمودات رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سننے لکھنے اور پڑھنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے، اور ماحول کی برکتوں کے سبب ان پر عمل پیرا ہونے کا ایک ولولہ اور جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ چنانچہ کوئی فرد اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتا کہ عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن خدائے رحمٰن عزوجل کی دائیں جانب (اس میں فضیلت کا ذکر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جہت وسمت سے پاک ہے) کچھ ایسے لوگ ہونگے جو نہ انبیاء ہونگے نہ شہداء ان کے چہروں کا نُور دیکھنے والوں کی نگاہوں کو خیرہ کرتا ہوگا۔ انبیاء وشہداء ان کے مقام اور قربِ الٰہی عزوجل کو دیکھ کر اظہارِ مسرت فرمائیں گے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ مختلف قبائل اور بستیوں کے لوگ ہوں گے (جو دنیا میں) اللہ عزوجل کی یاد کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اس طرح چنتے تھے جس طرح کھجور کا کھانے والا بہترین کھجوروں کو چنتا ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی حضور...الخ، الحدیث: ٢٣٣٤، ج٢، ص ٢٥٢)

پیارے اسلامی بھائیو! فرمودات مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھنے کے بعد اچھے ماحول سے گریز کرنا انتہادرجہ کی نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟

صوفیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرماتے ہیں کہ نیک صحبت ساری عبادات سے افضل ہے، دیکھو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سارے جہاں کے اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے افضل ہیں کیوں؟ اس لئے کہ وہ صحبت یافتہ جناب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں۔

(مراۃ المناجیح، ج۳، ص ۳۱۲)

فائدہ: دعوتِ اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا روح پرور ماحول عبادات ومعاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سوئے مدینہ رواں دواں ہے لہذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادت دارین ہے۔

نیک اور پاکیزہ ماحول کی بناء و بنیاد اور اس کی فضیلت

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ (پ ۱۱، التوبۃ:۱۰۸)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

درس: ہمیں اس صُحبت اور ماحول سے وابستہ ہونا چاہئے جس کی بنا و بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو جس کا مقصد رضائے الٰہی عزوجل ہو، تاکہ ہوائے نفسی اور جملہ برائیاں دور ہوں۔

اللہ عزوجل کے لیے دوستی کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِّنْ يَّاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِّنْ زَبَرْجَدٍ لَّهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ تُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَّسْكُنُهَا قَالَ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰهِ.

(شعب الایمان للبیهقی، باب فی مقاربة ...الخ، فصل فی المصافحة...الخ، الحدیث: ۹۰۰۲، ج۶، ص۴۸۷)

ترجمہ: بلاشبہ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زبرجد کے بالاخانے ہیں ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں وہ ایسے چمکتے ہیں جیسے بہت روشن ستارہ چمکتا ہے۔ صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان بالاخانوں میں کون (خوش نصیب) رہیں گے؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے آپس میں بیٹھتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے، آج میں انہیں اپنے سائے (یعنی سایہ رحمت) میں جگہ دوں گا، جب کہ میرے سائے کے سوا آج کوئی سایہ نہیں ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر...الخ، باب فی فضل الحب فی اللّٰه، الحدیث ۲۵۶۶، ص۱۳۸۸)

انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر دو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں محبت کریں ان میں سے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن جمع فرمائے گا۔

(شعب الایمان،باب فی مقاربة...الخ،فصل فی المصافحة...الخ،الحدیث ۹۰۲۲،ج۶،ص۴۹۲)

ایک صوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے گرد فقراء کی ایک جماعت ہے، وہ اسی حال میں تھے کہ دو فرشتے آسمان سے اترے ایک کے ہاتھ میں طشت تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں لوٹا۔ طشت والے فرشتے نے طشت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہاتھ دھوئے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے حکم پر فقراء نے بھی ہاتھ دھوئے اس کے بعد طشت میرے (یعنی خواب دیکھنے والے صوفی کے) سامنے رکھا گیا تو ایک فرشتے نے دوسرے فرشتے سے کہا کہ اس کے ہاتھ پر پانی نہ ڈالو کیونکہ یہ ان حضرات میں سے نہیں ہے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے یہ مروی نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.

(صحیح مسلم، کتاب البر...الخ، باب المرء مع من احب، الحدیث: ۲۶۴۰، ص ۱۴۲۰)

ترجمہ: انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں! میں نے عرض کی کہ میں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے اور ان فقراء سے محبت رکھتا ہوں اس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ہاتھ پر بھی پانی ڈالو کیونکہ یہ ان ہی میں سے ہے۔

(الرسالة القشيرية، رؤيا القوم، ص ٤٢١)

پیارے اسلامی بھائیو! ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں تمامی شرکاء کا اٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اور ایک دوسرے سے محبت رکھنا فقط اللہ عزوجل کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو اور جس میں افضلیت و برتری کی بنیاد کسی کے حسن و جمال، کسی کی دولت و ثروت اور کسی کے حسب نسب پر نہ ہو بلکہ زہد و تقویٰ پر قائم ہو۔

ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

(پ ۷، الانعام: ۵۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے۔

درس: کفار کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں آئی تو انہوں نے دیکھا کہ آپ کے گرد غریب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت حاضر ہے جو ادنیٰ درجہ کا لباس پہنے ہوئے ہے یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ہمیں ان کے پاس بیٹھنے سے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے منظور نہ فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص ۲۴۰)

معلوم ہوا کہ اچھا ماحول محبین و مخلصین سے بنتا ہے نہ کہ مغرورین و متکبرین سے لہذا اچھے ماحول کی بقاء کے لئے ایسے افراد کو جو ظاہری شان و شوکت تو رکھتے ہوں مگر ان کا باطن غلاظت سے لبریز ہو تو ان کے گھناؤنے وجود سے ماحول کو پاک و

صاف رکھنا ضروری ہے کیونکہ ان کی مثال ایک ایسے بیت الخلاء کی مانند ہے جس کی دیواریں تو نہایت ہی صاف وشفاف ہوں مگر اندر غلاظت کا ڈھیر ہو، ظاہر ہے ایسی جگہ سے صاف وشفاف ہونے کے باوجود گندگی اور بدبو ہی پھیلے گی اور ان کے مقابلہ میں وہ لوگ جو ظاہری شان وشوکت تو نہیں رکھتے مگر ان کے قلوب جذبہ اخلاص و ایثار سے مزین ہوتے ہیں ان کو ماحول میں داخل کرنا بہت مفید اور ان کو نظر انداز کر دینا نہایت ہی مضر اور نقصان دہ ہے۔

بُرے ماحول سے بچو کہ وہ بُری صحبت کا باعث ہے جو موجب ہلاکت ہے

بُرے ماحول کو اپنانے والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھو دیتے ہیں، اس کی مثال یوں سمجھیں کہ وہ مکھی کی دوسری قسم کی روش کو اپناتے ہیں یعنی چمنستان موجود ہے اطراف سرسبز وشاداب اور گل وگلزار بھی ہے مگر وہ مکھی غلاظت ہی کا انتخاب کرتی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ وہ تمام خوبصورت جسم کو چھوڑ کر صرف اسی مقام کا انتخاب کرتی ہے جو زخمی ہوتا ہے جس میں خون و پیپ بھرا ہوتا ہے اسی لئے لوگ اس سے متنفر ہوتے ہیں اور یہ بات کون نہیں جانتا کہ غلیظ ماحول سے تعلق رکھنے والی مکھیاں وبا و بیماری ہی کا ذریعہ بنتی ہیں معلوم ہوا کہ غلیظ اور گھناؤنے ماحول سے وابستہ ہونے والے افراد اپنے وقار ہی کو مجروح نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی عزت و وقار کے بھی درپے ہوتے ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ ہم بُرے ماحول اور بری صحبت سے اجتناب کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿۱۴۰﴾ (پ ۵، النساء: ۱٤۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بے شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔

درس: آیت کریمہ میں ایسی تمام مجالس کی جن میں کتاب الٰہی کا انکار کیا جائے اور اس کی آیتوں کا مذاق اڑایا جائے، شرکت کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے لہٰذا جو شخص ایسی مجلسوں میں شرکت کرتا ہے وہ بھی برابر کا شریک ہے۔

اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا ہے:

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ (پ ۷، الانعام: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

درس: صحبت کا اثر مسلّمہ ہے، انسان اپنے ہمنشین کی عادات، اخلاق اور عقائد سے ضرور متأثّر ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کو ان لوگوں کے پاس

بیٹھنے سے سختی سے منع فرمایا ہے جن کا رات دن کا مشغلہ اسلام، پیغمبر اسلام اور قرآن حکیم پر طعن و تشنیع کرنا ہے لہٰذا ایسے خطرناک اور بھیانک قسم کے قبیح و شنیع ناسور سے آلودہ مریضوں کی صحبت سے بچو ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو جاؤ، سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اِيَّاكِ وَمَا يَسُوْءُ الْاُذُنَ.

(المسند للامام احمد بن حنبل، حديث ابى الغادية، الحديث:١٦٧٠١، ج٥، ص٦٠٥)

ترجمہ: بچ اس بات سے جو کان کو بُری لگے۔

رواه احمد عن ابى الغادية والطبرانى وابن سعد فى الطبقات والعسكرى فى الامثال وابن مندة فى المعرفة والخطيب فى المؤتلف عن ام الغادية وابو نعيم فى المعرفة عن حبيب بن الحارث رضى الله تعالى عنهم وعبد الله بن احمد فى الزوائد و المعرفتان عن العاص بن عمرو الطفاوى مرسلا، انظر الفتاوى الرضوية المجلد العاشر ص ١٣

(الفتاوى الرضوية (مخرجة)، كتاب الحظر والاباحة، ج٢٤، ص٣١٧)

اور بالخصوص دینی معاملات اور عقائد کے متعلق تو بری صحبت سے اجتناب انتہائی ضروری ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ.

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابى هريرة، الحديث:٨٤٢٥، ج٣، ص٢٣٣)

ترجمہ: آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ.

(صحیح مسلم، مقدمة ، باب بیان ان الاسناد من الدین...الخ، ص ۱۱)

ترجمہ: یعنی یہ علم ''دین'' ہے پس تم دیکھو کہ تم اپنا دین کس سے حاصل کرتے ہو۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ منکرانِ تقدیر کے پاس نہ بیٹھو نہ اُنہیں اپنے پاس بٹھاؤ نہ ان سے سلام کلام کی ابتدا کرو۔(سنن ابی داود، کتاب السنة، باب فی ذراری المشرکین، الحدیث: ۴۷۲۰، ج ۴، ص ۳۰۵)

پیارے اسلامی بھائیو! بُری صحبت سے دین و دنیا دونوں تباہ و برباد ہو جاتے ہیں، بُرے ماحول میں انسان کی عادات اور اطوار بگڑ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی زیادہ ہونے لگتی ہے پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری پیاری سنتیں پامال ہونے لگتی ہیں آہستہ آہستہ انسان فسق و فجور کا مجسمہ بن جاتا ہے۔ایسے شخص کی بیداری شیطان کے لئے باعثِ فرحت و مسرت ہوتی ہے، لہٰذا شیطان لعین اس بات کا خواہاں ہوتا ہے کہ ایسا شخص بیدار ہی رہے تاکہ زیادہ سے زیادہ معاشرہ اور اس میں بسنے والے افراد اس کے فسق و فجور کا نشانہ بن سکیں چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

لَا شَيْءَ اَشَدُّ عَلٰى اِبْلِيْسَ مِنْ نَّوْمِ الْعَاصِيْ فَاِذَا نَامَ الْعَاصِيْ يَقُوْلُ مَتٰى يَنْتَبِهُ وَيَقُوْمُ حَتّٰى يَعْصِيَ اللّٰهَ ـ

(کشف المحجوب، باب فی نومھم فی السفر والحضر، ص ۳۹۵)

ترجمہ: یعنی شیطان پر گناہ گار کے سونے سے بڑھ کر کوئی چیز سخت نہیں کہ جب گناہ گار سوتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ کب اُٹھے گا جو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِیْقًۢا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُؕ وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰىؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ(۱۰۷) لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًاؕ (پ ۱۱، التوبۃ:۱۰۷،۱۰۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا۔

درس: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دشمن اُبو عامر جس کے اشارے پر منافقین نے مسجد قبا کے نزدیک مسجد ضرار بنائی، اور مسجد ضرار بنانے کے سبب میں منافقین نے بہت سے حیلے بہانے کیے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آپ اس مسجد میں نماز پڑھائیے حالانکہ منافقین کے مسجد ضرار بنانے کی غرض و غایت اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے سوا کچھ نہ تھی، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو آگاہ فرمایا کہ اے محبوب یہ منافقین ہیں ان کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز مت پڑھیے اگرچہ یہ لوگ اپنی جھوٹی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے ہزاروں قسمیں بھی اٹھائیں مگر وہ تمام بے سود ہیں کیونکہ یہ صاف جھوٹے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے وہ جگہ جس کا نام مسجد رکھا جائے مگر اس کی

تعمیر کا مقصد رضائے الٰہی نہ ہو بلکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا مقصود ہو مسلمانوں کی اجتماعی اور ملی قوت کو پارہ پارہ کرنا جس کی غرض و غایت ہو تو حقیقت میں وہ مقام مسجد نہیں بلکہ مقامِ ضرار ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے۔

پس اچھی اور نیک صحبت حاصل کی جائے خواہ اندرونِ مسجد ہو یا بیرون مسجد اور بری صحبت سے پرہیز کیا جائے، خواہ وہ بیرون مسجد ہو یا اندرون مسجد صرف مسجد کے نام سے دھوکہ نہ کھایا جائے بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اور غیر کی پہچان کریں یہاں پر ہمارے لئے بہت غور و فکر کا مقام ہے کہ وہ جگہ جس کو مسجد کا نام دیا گیا مگر اس کی تعمیر و بنیاد فتنہ و فساد پر رکھی گئی تو مسلمانوں کو وہاں جانے سے روک دیا گیا بلکہ اس (مسجد ضرار) کو گرادینے کا حکم دیا گیا۔ تو پھر وہ جگہیں وہ مقامات جنہیں سینما ہال، ڈرامہ گاہوں جوا اور شراب کے بدبودار اڈوں کا نام دیا گیا ہو جو مسلمانوں کی قوت ایمانی کو ختم کرنے والی ہوں اور بداعمالی کے مہیب گڑھوں میں پھینکنے والی ہوں تو ایسی جگہوں پر مسلمانوں کا جانا انتہائی نادانی اور اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم کی یقیناً خلاف ورزی ہے۔

عجب تماشا یہ ہے کہ مذکورہ بالا جگہیں نقصان و خسران کا باعث ہیں اور ان کی طرف آمد و رفت عذابِ الٰہی کی طرف پیش قدمی ہے مگر ان کے نام فردوس، جنت، محل، گلستان، چمنستان اور کوہِ نور وغیرہ رکھے جاتے ہیں اور مسلمان اپنی اصلی جنت و فردوس کا راستہ چھوڑ کر ان نقلی جنت و فردوس میں اپنا مال خرچ کر کے جاتے ہیں پھر وہاں پہنچ کر مزید مال برباد کرتے ہیں۔

مسلمانو! تمہاری غیرت کو کیا ہو گیا یہ فردوس و جنت، گلزار و گلستان تو صرف نام کے ہیں اور مسلمانوں کو ایسے جھوٹے اور بناوٹی ناموں سے کیا غرض، یہ سب تو شیطانی

اڑے ہیں، جو رحمت خداوندی سے دور کرتے ہیں، لہٰذا اے مسلمانو! اگر بارگاہِ خداوندی سے انعام کے طلبگار ہو تو دھوکا وفریب کے منام سے بیدار ہو کر اچھے ماحول سے وابستہ ہو جاؤ اور اپنی ذات کو نیک اعمال سے گل گلزار کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہیں وہ فردوس عطا کرے گا جس کی لازوال نعمتیں ہمارے انتہائی تصور خوباں سے بھی اعلیٰ اور بالاتر ہیں۔

اچھے دوست کی ہمنشینی سَعادتِ دارین ہے

ابن ابی الدنیا، بیہقی نے شعب الایمان میں، اور ابو نعیم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی ہے کہ کوئی نہیں مرتا مگر اس کے اہلِ مجلس اس پر پیش کیے جاتے ہیں اگر وہ (مرنے والا) اہلِ ذکر سے ہوتا ہے تو ذکر والے اور اگر کھیل کود والوں میں سے ہوتا ہے تو کھیل کود والے پیش کیے جاتے ہیں۔

(حلیة الاولیاء، مجاھد بن جبر، الحدیث:٤١١٥، ج٣، ص٣٢٤)

پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں نیکوکاروں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے تاکہ جب ہم مرتے وقت اہلِ ذکر کو ملاحظہ کریں تو ہمارے لبوں پر بھی اللہ عزوجل کا ذکر جاری ہو۔

اچھے ہمنشین کی پہچان

حدیث شریف میں ہمیں اچھے دوست کی پہچان بتائی گئی ہے چنانچہ فرمایا:

''اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، حرف الخاء، الحدیث:٤٠٦٣، ص٢٤٧)

اچھے دوست کی ہمنشینی نہ صرف دنیا میں سودمند ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے "ابن ابی الدنیا" نے "قبور" میں حضرت عبداللہ بن نافع مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی کہ ایک شخص مدینہ میں انتقال کر گیا تو اسے دفن کر دیا گیا پھر کسی شخص نے اسے خواب میں دیکھا، گویا کہ وہ اہل نار (دوزخ والوں) سے ہے تو اسے اس پر غم ہوا پھر سات یا آٹھ روز کے بعد دوبارہ اسے دیکھا۔ گویا کہ وہ اہلِ جنت سے ہے۔ (خواب دیکھنے والے نے) اس سے (یہ معاملہ) پوچھا تو (مرنے والے نے) کہا کہ ہمارے ساتھ نیکوکاروں میں سے ایک مرد صالح دفن کیا گیا، پس اس نے اپنے پڑوس میں سے چالیس آدمیوں کے لئے سفارش کی، ان (چالیس) میں سے ایک میں بھی تھا۔

(شرح الصدور، باب دفن العبد فی الارض التی خلق منها، ص١٠٢)

ایک حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ٣٢٤، ج٢٢، ص١٢٥)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لئے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو، مگر جب کہ وہ امین ہو کہ امین کے برابر کوئی ہمنشین نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرے اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فجور سکھائے گا اور اس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو، اور اپنے کام میں ان سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

(کنزالعمال، کتاب الصحبة قسم الافعال، باب آداب الصحبة، الحدیث: ٢٥٥٦٥، ج٩، ص٧٥ ـ شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی فضل السکوت...الخ، الحدیث: ٤٩٩٥، ج٤، ص٢٥٧)

ایک حدیث شریف میں اچھے دوست کی پہچان یہ کرائی گئی کہ ''اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو یاد دلا دے۔

(الجامع الصغیر، باب حرف الخاء، الحدیث:۳۹۹۹، ص۲٤٤)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ: ''جب ایک شخص دوسرے شخص سے بھائی چارہ کرے تو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام پوچھ لے اور یہ کہ وہ کس قبیلہ سے ہے، کہ اس سے محبت زیادہ پائیدار ہوگی۔''

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی اعلام الحب، الحدیث:۲٤۰۰، ج٤،ص۱۷٦)

بُرے دوست کی ہمنشینی ہلاکتِ دارین ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بُرے مصاحب (ساتھی، ہمنشین) سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست و برخاست ہوتی ہے، لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں۔

(کنزالعمال، کتاب الصحبة، قسم الاقوال، الباب الثالث فی الترھیب عن صحبة السوء، الحدیث:۲٤۸۳۹، ج۹،ص۱۹)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فاجر سے بھائی بندی نہ کر کہ وہ اپنے فعل کو تیرے لئے مزین کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین خصلت کو اچھا کر کے دکھائے گا تیرے پاس اس کا آنا جانا عیب اور ننگ ہے اور احمق سے بھی بھائی چارا نہ کر کہ وہ اپنے کو مشقت میں ڈال دے گا اور تجھے کبھی نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہوگا کہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا مگر ہوگا یہ کہ نقصان پہنچا دے

گا۔اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اوراس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے اور کذاب سے بھی بھائی چارانہ کر کہ اس کے ساتھ معاشرت تجھے نفع نہیں دے گی تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تو سچ بولے گا جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔

(کنز العمال ، کتاب الصحبة ، قسم الافعال ، باب فی آداب الصحبة ، الحدیث: ۲۵۵۷۱، ج۹، ص۷۵)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے داماد حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے فرمایا: کُلُّ اَخٍ وَّ صَاحِبٍ لَّمْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ فِیْ دِیْنِكَ خَیْرًا فَانْبِذْ عَنْكَ صُحْبَتَهٗ حَتّٰی تَسْلَمَ.

(کشف المحجوب ، باب الصحبة ومایتعلق بها ، ص۳۷٤۔حلیة الاولیاء ، المغیرة بن حبیب ، الحدیث:۸۵۵۵، ج٦، ص۲٦۷)

ترجمہ: اے مغیرہ! جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صحبت سے بچو تا کہ تم محفوظ وسلامت رہو۔

پیارے اسلامی بھائیو!

حدیث مبارک اور حضرت مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قول مبارک سے بخوبی معلوم ہوا کہ بُری صحبت سے بچنا لازم وضروری ہے بُری صحبت چونکہ ماحول ہی کی پیداوار ہے چنانچہ بُرے ماحول کا بائیکاٹ کرنا بُری صحبت سے اجتناب کرنا ہے۔

خبردار ہوجائیے! کیا آپ غافل ہیں؟ کیا آپ نے اس ایمان سوز اور دلخراش منظر کو نہیں دیکھا؟ اگر نہیں دیکھا تو سُنیے اور بچئے! کیونکہ مُعاملہ ایمان کا ہے۔

آج کل بعض لوگ لطیفوں کی کیسٹیں اپنے گھروں، دوکانوں اور بازاروں میں بڑے شوق سے بجاتے اور سنتے سناتے ہیں، جب کہ ان میں بعض لطیفے دوسری قباحتوں کے علاوہ کفریہ ہوتے ہیں جن کو سُن کر قہقہے اور ٹھٹھے بلند ہوتے ہیں۔ غیرتِ ایمانی کہاں روپوش ہوگئی کیسٹ بجانے والا مسلمان ہے اور سننے والا یا والے بھی اسلام کے دعویدار ہیں مگر جو کچھ سنا جارہا ہے وہ سراسر اسلام کے خلاف ہے۔

حالانکہ ایک مسلمان کی شان یہ ہونی چاہئے کہ وہ اسلام کے خلاف بلند ہونے والی ہر آواز کو معدوم کردے اور اگر اس کی استطاعت نہیں تو زبانی طور پر روکنے کی کوشش اور جدوجہد کرے اور اگر اس پر بھی قدرت نہیں تو ایسے ناپاک اور مردار ماحول سے کلی طور پر اجتناب اور اعراض کرے مگر افسوس صد افسوس بجائے اس کے کہ مسلمان غیر اسلامی آواز وحرکات وسکنات کو معدوم کرتا خود اس کو بلند کیے ہوئے ہے۔

لِلّٰہ! ایمان کی حفاظت کیجئے ہر بُرے ماحول سے اجتناب کر کے اچھے ماحول سے وابستہ ہوجایئے کہ یہ ایمان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ اور دنیا وآخرت کا سرمایہ ہے۔

دعوتِ اسلامی وہ نیک اور پاکیزہ ماحول ہے کہ جو بھی اخلاص کے ساتھ اس کے دامن میں آتا ہے یہ اسے دامن مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے وابستہ کردیتا ہے، دعوتِ اسلامی کے ماحول میں آنے سے گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت اور آخرت کی فکر دامن گیر ہوجاتی ہے باری تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ایسے ہی ماحول سے وابستہ و پیوستہ کردے۔ (آمین)

صُحبت ومجلس کے بارے میں چالیس انمول نگینے

پیارے اسلامی بھائیو!

صحبت کے متعلق مختصر مضمون تحریر ہوا اب آخر میں صحبت کے ساتھ ساتھ مجلس واجتماع کے بارے میں بھی کچھ ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ صحبت اور مجلس دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں کہ جب کسی کی صحبت اپنائے گا تو اس کے ساتھ مجلس ضرور ہوگی، لہٰذا اس سلسلے میں یعنی صحبت ومجلس دونوں کے متعلق یہاں کچھ روایات جمع کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

﴿۱﴾ بے شک اللہ تعالیٰ صالح مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوسیوں سے سو گھر والوں کی بلاء ومصیبت سے حفاظت فرماتا ہے۔

(المعجم الاوسط، الحدیث: ۴۰۸۰، ج۳، ص۱۲۹)

﴿۲﴾ رضائے الٰہی کے لئے ملاقات کر کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے ملاقات کی تو ستر ہزار فرشتے اسے منزل تک پہنچانے ساتھ جاتے ہیں۔

(کشف الخفاء، حرف الزای، الحدیث: ۱۴۱۱، ج۱، ص۳۸۷)

﴿۳﴾ جب تو اپنے بھائی میں تین خصلتیں دیکھے تو اس سے امید رکھ (وہ تین چیزیں یہ ہیں) حیاء، امانت، سچائی اور جب تو (ان تین چیزوں) کو نہ دیکھے تو اس سے امید نہ رکھ۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، رشدین بن کریب، ج۴، ص۶۵۔ کنزالعمال، کتاب الصحبة، قسم الاقوال، الباب الثانی فی آداب الصحبة...الخ، الحدیث: ۲۴۷۵۰، ج۹، ص۱۳)

﴿۴﴾ تیرا مصاحب وساتھی نہ ہو مگر مومن اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر متقی پرہیزگار۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من یؤمر ان یجالس، الحدیث ۴۸۳۲، ج۴، ص۳۴۱)

﴿۵﴾ تنہائی بہتر ہے برے ساتھی سے اور اچھا ساتھی بہتر ہے تنہائی سے اور اچھی بات بولنا بہتر ہے خاموشی سے اور خاموشی بہتر ہے بری بات بولنے سے۔

(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی السکوت عمالایعنیه، الحدیث۴۹۹۳، ج ٤، ص ٢٥٦ تا ٢٥٧)

﴿٦﴾ بہت سے جاہل عابد ہیں اور بہت سے فاجر عالم ہیں پس تم جاہل عابدوں اور فاجر عالموں سے بچو۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال،محفوظ بن بحر الانطاکی،٢٩٦/١٩١٧،ج٨،ص ١٩٥)

﴿٧﴾ تو بُرے ساتھی سے بچ کیونکہ تو اس کے ساتھ پہچانا جائے گا۔

(کنزالعمال، کتاب الصحبة، قسم الاقوال، الباب الثالث فی الترهیب عن صحبةالسوء، الحدیث:٢٤٨٣٩، ج٩، ص١٩)

﴿٨﴾ تو بُرے ساتھی سے بچ کیونکہ وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے اس کی محبت تجھے فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ اپنا عہد تجھ سے وفا نہیں کرے گا۔

(فردوس الاخبار، الحدیث:١٥٧٣، ج١، ص٢٢٤)

﴿٩﴾ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میرے نزدیک لوگوں میں زیادہ محبوب وہ ہے جو میرے عُیوب مجھ پر پیش کرے۔

(الطبقات الکبری، ذکراستخلاف عمر رحمه الله، ج٣، ص٢٢٢)

﴿١٠﴾ تم ہر عالم کے پاس مت بیٹھو مگر وہ عالم جو تمہیں پانچ (چیزوں) سے پانچ (چیزوں) کی طرف بلائے یعنی (١) شک سے یقین کی طرف (٢) غرور سے تواضع وانکساری کی طرف (٣) دشمنی سے نصیحت وخیر خواہی کی طرف (۴) ریا ءنمود ونمائش سے اخلاص کی طرف (۵)

خواہش وطلب سے زہد کی طرف یعنی ایسے باعمل عالمِ دین کے پاس بیٹھو۔

(کنزالعمال، کتاب الصحبة قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، الحدیث:۲۵٤٤٥، ج۹، ص٦٢)

﴿۱۱﴾ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تم علماء کے پاس بیٹھنا اور دانا لوگوں کے کلام کو دھیان سے سننا لازم پکڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ دانائی وحکمت کے نُور سے مُردہ دل کو زندہ کرتا ہے، جیسا کہ مردہ وبنجر زمین کو بارش کے پانی سے زندہ کرتا ہے۔

(منبھات ابن حجرعسقلانی، باب الثنائی، ص۳)

﴿۱۲﴾ کسی دانا شخص سے مروی ہے کہ تین چیزیں غم وآلام کو دور کردیتی ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر (۲) اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی ملاقات (۳) دانا حضرات کی گفتگو۔

﴿۱۳﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: چار چیزیں دل کی تاریکی سے ہیں۔ (۱) خوب پیٹ بھرا ہونا لاپرواہی کی وجہ سے۔ (۲) ظلم کرنے والوں کی صحبت اختیار کرنا۔ (۳) پچھلے گناہوں کو بھول جانا (۴) لمبی لمبی امیدیں۔ اور چار چیزیں دل کی روشنی سے ہیں۔ (۱) بھوکے پیٹ ہونا پرہیز وڈر کی وجہ سے (۲) نیکوکاروں کی صحبت اختیار کرنا۔ (۳) پچھلے گناہوں کو یادرکھنا۔ (۴) چھوٹی امیدیں۔

(منبھات ابن حجرعسقلانی، باب الرباعی، ص۳۹تا٤٠)

﴿١٤﴾ ابونعیم نے حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا فرمایا کہ جو بندہ زمین کے ٹکڑوں میں سے کسی ٹکڑے پر سجدہ کرتا ہے تو وہ ٹکڑا (حصہ) اس کے لئے قیامت کے دن گواہی دے گا اور وہ اس پر روتا ہے جس دن وہ (بندۂ مومن) مرتا ہے۔

(حلیة الاولیاء، عطابن میسرة، الحدیث:٦٩٠٩، ج٥، ص٢٢٤)

﴿۱۵﴾ ابونعیم اور ابن مندہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ مردہ برے پڑوسی کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے جس طرح زندہ برے پڑوسی کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔ (حلیة الاولیاء، مالك بن انس، الحدیث:۹۰۴۲، ج۶، ص۳۹۰)

﴿۱۶﴾ حکیم ترمذی، ابن عدی، ابن عساکر اور ابن مندہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب مرتا ہے تو اس کی موت پر قبرستان مزین ہوجاتے ہیں پس نہیں ہے ان قبرستانوں میں سے کوئی جگہ مگر وہ تمنا کرتی ہے کہ وہ مومن اس میں دفن کیا جائے اور جب کافر مرتا ہے تو اس کی موت پر قبرستان تاریک ہوجاتے ہیں پس نہیں ہے ان قبرستانوں میں سے کوئی جگہ مگر وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہے اس بات سے کہ وہ کافر اس میں دفن کیا جائے۔

(شرح الصدور، باب دفن العبد فی الارض التی خلق منها، ص۱۰۲)

﴿۱۷﴾ ابن عساکر نے حضرت عبدالرحمٰن محاربی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو اس سے کہا گیا کہ تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (یعنی پورا کلمہ طیبہ) پڑھ تو اس نے کہا کہ میں طاقت نہیں رکھتا (کیونکہ) میں ان لوگوں کا مصاحب ہوتا تھا جو مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تبرّا و گالی دینے کا حکم دیتے تھے۔

(شرح الصدور، باب من دنا اجله و کیفیة الموت و شدته، ص۳۸)

﴿۱۸﴾ حضرت ابن عبید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ عیش پرست اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والوں میں سے دو شخص حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئے تو ان دونوں نے کہا، ہم آپ کو ایک حدیث بتائیں؟

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: نہیں (پھر) دونوں نے کہا: ہم آپ کو کتاب اللہ کی ایک آیت سنائیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: نہیں پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: تم دونوں مجھ سے دور ہوتے ہو یا میں (خود) اٹھ جاؤں حضرت ابن عبید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کہا (یہ سُن کر) وہ دونوں چلے گئے تو کسی شخص نے کہا: اے ابوبکر! (یہ ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کنیت تھی) آپ پر کیا حرج تھا کہ وہ آپ کو اللہ تعالٰی کی کتاب سے ایک آیت سنا دیتے، آپ نے فرمایا: (میں اس بات سے ڈرا کہ) وہ مجھے ایک آیت سناتے پھر اسے بدل ڈالتے (یعنی معنوی تحریف کر دیتے اور وہ میرے دل میں ٹھہر جاتی)۔

(سنن الدارمی، المقدمة، باب اجتناب اهل الاهواء...الخ، الحديث ٣٩٧، ج ١، ص ١٢٠)

﴿١٩﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں آپ کو سلام بھیجتا ہے (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے دین میں نئی بات پیدا کی ہے یعنی بدعت سیئہ کا مرتکب ہوا ہے پس اگر اس نے (دین میں نئی بات) پیدا کی تو اسے سلام نہ پہنچانا۔

(سنن الدارمی، المقدمة، باب اجتناب اهل الاهواء...الخ، الحديث ٣٩٣، ج ١، ص ١٢٠)

﴿٢٠﴾ اچھے مصاحب (پاس بیٹھنے والے) کی مثال مشک والے جیسی ہے اگر تجھے اس سے کچھ نہ ملے تب بھی خوشبو پہنچے گی اور بُرے مصاحب کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے اگر تجھے (اس کی بھٹی کی) سیاہی نہ بھی پہنچے پھر بھی اس کا دھواں تو پہنچے گا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من يؤمر ان يجالس، الحديث ٤٨٢٩، ج ٤، ص ٣٤٠)

﴿٢١﴾ تین چیزیں تیرے لئے تیرے بھائی کی خالص محبت کرنے کا ذریعہ ہیں: (١) جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کرے (٢) اور تو اس کے لئے مجلس میں (جگہ) کشادہ کرے۔

(۳)اور تو اسے اس نام سے بلائے جو اسے پیارا ہو۔

(المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ثلاث...الخ، الحديث ٥٨٧٠، ج٤، ص٥٣٣)

﴿۲۲﴾ حضرت نافع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اہلِ شام میں سے ایک دوست تھا جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خط و کتابت رکھتا تھا چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے لئے خط لکھا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ مسئلہ تقدیر میں تمہیں کچھ کلام (انکار) ہے لہٰذا میرے لئے آئندہ خط نہ لکھنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میری اُمّت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے۔

(سنن ابی داود، كتاب السنة، باب لزوم السنة، الحديث:٤٦١٣، ج٤، ص٢٧)

﴿۲۳﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا: قدریہ اس امت کے مجوس ہیں، اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرنا اور اگر مرجائیں تو ان کے جنازے میں شامل نہ ہونا۔

(سنن ابی داود، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الايمان ونقصانه، الحديث ٤٦٩١، ج٤، ص٢٩٤)

﴿۲٤﴾ کچھ کلمات ہیں جنہیں کوئی اپنی مجلس میں کھڑے ہوتے وقت پڑھتا ہے تو اس کی طرف سے کفارہ ہو جاتے ہیں اور جو ان کلمات کو بھلائی و ذکر کی مجلس میں پڑھتا ہے تو ان کی اس پر مہر لگا دی جاتی ہے جیسے کاغذ پر مہر لگائی جاتی ہے۔ (وہ کلمات یہ ہیں)

"سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡكَ"

(سنن ابی داود، كتاب الادب، باب فى كفارة المجلس، الحديث٤٨٥٧، ج٤، ص٣٤٧)

﴿۲٥﴾ جو لوگ مجلس سے اُٹھ جائیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں، تو وہ ایسے اٹھے

جیسے گدھے کی لاش اور وہ (مجلس) ان پر (قیامت کے دن) حسرت (کا باعث) ہوگی۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب کراھیة ان یقوم الرجل من مجلسه ولا یذکرالله، الحدیث:٤٨٥٥، ج٤، ص٣٤٧)

﴿٢٦﴾ کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور اس کی خوشنودی کے لئے وہ لوگ جگہ میں وسعت کردیں تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے (اس معنی میں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے ایسا کرے یوں نہیں کہ اللہ تعالیٰ پر واجب وضروری ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور ہر طرح کی محتاجی سے منزہ ومُبرّا ہے) کہ ان کو راضی کرے۔

(کنزالعمال، کتاب الصحبة،قسم الاقوال،حق المجالس والجلوس،الحدیث ٢٥٣٧٠،ج٩،ص٥٨)

﴿٢٧﴾ کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھے مگر ان کی اجازت سے۔اور دوسری روایت میں ہے کہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے جدائی کرے یعنی ان کے درمیان بیٹھ جائے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الرجل یجلس بین الرجلین بغیراذنهما، الحدیث: ٤٨٤٤_٤٨٤٥، ج٤، ص٣٤٤)

﴿٢٨﴾ جب تم بیٹھو تو اپنے جوتے اتار لو تمہارے قدم آرام پائیں گے۔

(کنزالعمال، کتاب الصحبة، قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، الحدیث: ٢٥٣٩٠، ج٩، ص٥٩)

﴿٢٩﴾ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر وہ واپس لوٹ کر آئے (یعنی جب کہ جلد ہی لوٹ آئے) تو اپنی جگہ کا وہی زیادہ مستحق وحقدار ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب اذا قام الرجل من مجلس ثم رجع، الحدیث: ٤٨٥٣، ج٤، ص٣٤٦)

﴿۳۰﴾ زیادہ شرف والی بیٹھک وہ ہے جو قبلہ رُخ ہے۔

(المستدرك على الصحيحين، كتاب الادب، باب اشرف المجالس...الخ، الحديث: ۷۷۷۸، ج۵، ص۳۸۳)

﴿۳۱﴾ بہترین نیکی ہمنشینوں کی تعظیم کرنا ہے۔

(فردوس الاخبار، ذکر فصول اخر فی عبارات شتی، الحدیث۱۴۳۸، ج۱، ص۲۰۷)

﴿۳۲﴾ تم اپنی مجلس کو مجھ پر درود پڑھ کر مزین کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار، الحدیث: ۳۱۴۹، ج۱، ص۴۲۲)

﴿۳۳﴾ بدترین مجلس راستے کے بازار ہیں اور بہترین مجلس مساجد ہیں پس اگر تو مسجد میں نہ بیٹھے تو اپنے گھر کو لازم کر۔

(کنزالعمال، کتاب الصحبة، قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، الحدیث ۲۵۴۱۱، ج۹، ص۶۰)

﴿۳۴﴾ لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود نہیں پڑھتے تو وہ ان پر حسرت کا باعث ہوگی اگرچہ جنت میں داخل ہوجائیں (درود نہ پڑھنے پر حسرت ہوگی) جس وقت وہ (درود پڑھنے کی) جزا دیکھیں گے۔

(شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی واجلاله وتوقیره، الحدیث ۱۵۷۱، ج۲، ص۲۱۵)

﴿۳۵﴾ مجلسیں تین ہیں۔(۱) غانم (۲) سالِم (۳) شاجب

غانم وہ مجلس ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو اور سالم وہ مجلس ہے جس میں خاموشی ہو۔ (یعنی بے ہودہ اور خلافِ شرع بات نہ ہو) اور شاجب وہ مجلس ہے جس میں باطل بحثیں ہوں۔

(کنزالعمال، کتاب الصحبة، قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، الحدیث ۲۵۴۴۶، ج۹، ص۶۳)

﴿۳۶﴾ اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ بات اس کو رنج پہنچائے گی۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی التناجی، الحدیث: ۴۸۵۱، ج ۴، ص ۳۴۶)

﴿۳۷﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے جو آتا وہ آخر میں بیٹھ جاتا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی التحلق، الحدیث: ۴۸۲۵، ج ۴، ص ۳۳۹)

﴿۳۸﴾ مسلمان کا مسلمان پر (یہ) حق ہے کہ جب اسے دیکھے تو اس کے لئے سرک جائے۔ (یعنی مجلس میں آنے والے اسلامی بھائی کے لئے اِدھر اُدھر کچھ سرک کر جگہ بنا دے کہ وہ اس میں بیٹھ جائے۔)

(شعب الایمان، باب فی مقاربة...الخ، فصل فی قیام المرء لصاحبه، الحدیث ۸۹۳۳، ج ۶، ص ۴۶۸)

﴿۳۹﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (اس بات سے) منع فرمایا کہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا دیا جائے اور اس جگہ میں دوسرا بیٹھ جائے البتہ تم سرک جایا کرو اور جگہ کشادہ کر دیا کرو (یعنی بیٹھنے والوں کو چاہیے کہ آنے والے اسلامی بھائی کے لئے سرک جائیں اور اسے بھی جگہ دے دیں تاکہ وہ بھی بیٹھ جائے) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس بات کو) مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور یہ اس کی جگہ پر بیٹھیں۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فعل کمال درجہ کی پرہیزگاری سے تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا دل تو اٹھنے کو نہیں چاہتا تھا مگر محض ان کی خاطر جگہ چھوڑ دی ہو)۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قیل لکم...الخ، الحدیث ۶۲۷۰، ج ۴، ص ۱۷۹)

﴿۴۰﴾ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی مدینہ منورہ میں دس سال خدمت کی جب کہ میں لڑکا تھا مگر میرا ہر کام آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتا تھا، لیکن جو میں نے کیا اس پر قطعی آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُف تک نہ کیا اور نہ یہ فرمایا کہ یہ تم نے کیوں کیا یا ایسے کیوں نہ کیا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الحلم و اخلاق النبی، الحدیث ۴۷۷۴، ج۴، ص۳۲۴)

مآخذو مراجع

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
۱	صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت
۲	صحیح البخاری	دار الکتب العلمیة بیروت
۳	سنن ابی داود	دار احیاء التراث العربی بیروت
۴	شعب الایمان	دار الکتب العلمیة بیروت
۵	المسند للامام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت
۶	کنز العمال	دار الکتب العلمیة بیروت
۷	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیة بیروت
۸	حلیة الاولیاء	دار الکتب العلمیة بیروت
۹	کشف الخفاء	دار الکتب العلمیة بیروت
۱۰	فردوس الاخبار	دار الفکر بیروت
۱۱	سنن الدارمی	باب المدینہ کراچی
۱۲	المستدرک	دار المعرفة بیروت
۱۳	المعجم الکبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت
۱۴	سنن الترمذی	دار الفکر بیروت
۱۵	المعجم الاوسط	دار الفکر بیروت
۱۶	الکامل فی ضعفاء الرجال	دار الکتب العلمیة بیروت

۱۷	تفسیر خزائن العرفان	ضیاء القرآن کراچی
۱۸	مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	ضیاء القرآن کراچی
۱۹	الترغیب و الترہیب	دار الفکر بیروت
۲۰	منبہات ابن حجر عسقلانی	نوری کتب خانہ
۲۱	شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
۲۲	الطبقات الکبریٰ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۲۳	کشف المحجوب(فارسی)	نوائے وقت پرنٹرز لاہور
۲۴	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۲۵	مطالع المسرات	نوریہ رضویہ (فیصل آباد)
۲۶	الرسالۃ القشیریۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۲۷	گلستان سعدی	

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ﴾

(۱) **کرنسی نوٹ کے مسائل:** یہ کتاب (کِفلُ الفَقِیهِ الفَاهِمِ فِي اَحكَامِ قِرطَاسِ الدَّرَاهِم) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔جس میں نوٹ کے تبادلے اوراس سے متعلق شرعی احکامات بیان کئے گئے ہیں۔(کل صفحات:199)

(۲)**ولایت کا آسان راستہ** (تصورِشیخ):یہ رسالہ(اَلیَاقُوتَةُ الوَاسِطَةُ) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔جس میں پیر ومرشد کے تصوّر کے موضوع پر وارِد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔(کل صفحات:60)

(۳) **ایمان کی پہچان** (حاشیہ تمہیدِ ایمان):اس رسالے میں تمہیدِ ایمان کے مشکل الفاظ کے معانی اورضروری اصطلاحات کی مختصر تشریحات درج کی گئی ہیں۔(کل صفحات:74)

(٤)**کامیابی کے چار اصول** (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) اس رسالے میں پورے عالم اسلام کے لیے چار نکات کی صورت میں معاشی حل پیش کیا گیا ہے۔(کل صفحات:41)

(۵) **شریعت وطریقت**:یہ رسالہ (مَقَالُ العُرَفَاءِ بِاِعزَازِ شَرعٍ وَعُلَمَاءِ)کاحاشیہ ہے۔اس عظیم رسالے میں شریعت اورطریقت کوالگ الگ ماننے والے جاہلوں کی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔(کل صفحات:57)

(٦) **ثبوتِ ہلال کے طریقے** (طُرُقُ اِثبَاتِ هِلَالٍ) : اس رسالے میں چاند کے ثبوت کے لئے مقرر شرعی اصول وضوابط کی تفصیلات کا بیان ہے۔(کل صفحات:63)

(۷) **عورتیں اور مزارات کی حاضری** : یہ رسالہ(جُملُ النُّورِ فِي نَهيِ النِّسَاءِ عَن زِيَارَةِ القُبُورِ) کاحاشیہ ہے۔اس رسالے میں عورتوں کے زیارتِ قبور کے لئے نکلنے سے متعلق شرعی حکم پر وارِد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات شامل ہیں۔(کل صفحات:35)

(۸) **اعلٰی حضرت سے سوال جواب** (اِظهَارُ الحَقِّ الجَلِي):اس رسالے

میں امامِ اہلِ سنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن پر بعض غیر مقلدین کی طرف سے کئے گئے چند سوالات کے مدلّل جوابات بصورتِ انٹرویو درج کئے گئے ہیں۔ (کل صفحات:100)

(۹) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ یہ رسالہ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْدِ) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔ اس رسالے میں عیدین میں گلے ملنے کو بدعت کہنے والوں کے رد میں دلائل سے مزیّن تفصیلی فتویٰ شامل ہے۔ (کل صفحات:55)

(۱۰) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل : یہ رسالہ (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ پڑوسیوں اور فقراء سے خیر خواہی اور وباء کو ٹالنے کے لیے صدقہ کے فضائل پر مشتمل احادیث وحکایات کا بہترین مجموعہ ہے۔ (کل صفحات:40)

(۱۱) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق : یہ رسالہ (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) کی تسہیل وحاشیہ اور تخریج پر مشتمل ہے، اس میں والدین، اساتذہ کرام، احترام مسلم اور دیگر حقوق کا تفصیلی بیان ہے۔ (کل صفحات:135)

(۱۲) فضائلِ دعاء : یہ رسالہ (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنُ الْوِعَاءِ) کی حاشیہ وتسہیل اور تخریج پر مشتمل ہے، جس میں دعاء سے متعلق تفصیلی احکام کا بیان ہے اور ہر ہر موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ (کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

از امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱) كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات:74)۔ (۲) تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان ۔ (کل صفحات:77) (۳) اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)۔ (٤) اِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات:60) (۵) اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيْ (کل صفحات:46) (٦) اَجْلَى الْاَعْلَام (کل صفحات:70) (۷) اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّةُ (کل صفحات:93) (۸) جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَارِ جلد اول ۔ (کل صفحات:570)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۱)خوفِ خدا عزوجل:اس کتاب میں خوفِ خدا عزوجل سے متعلق کثیر آیاتِ کریمہ،احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال واحوال کے بکھرے ہوئے موتیوں کو سلکِ تحریر میں پرونے کی کوشش کی گئی ہے۔(کل صفحات:160)

(۲) انفرادی کوشش: اس کتاب میں نیکی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی ضرورت،اس کی اہمیت،اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ (کل صفحات:200)

(۳) فکرِ مدینہ :اس کتاب میں فکرِ مدینہ (یعنی محاسبے) کی ضرورت،اس کی اہمیت،اس کے فوائد اور بزرگانِ دین کی فکرِ مدینہ کے''131''واقعات کو جمع کیا گیا ہے نیز مختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔(کل صفحات:164)

(٤) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟:اس رسالے میں اُن تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو عموماً ایک طالب علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہوسکتے ہیں۔(کل صفحات:132)

(۵)نمازمیں لقمہ کے مسائل : نماز میں لقمہ دینے یا لینے کے مسائل پر مشتمل ایک کتاب جس میں مختلف صورتوں کا حکم اکابرین رحمہم اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے۔(کل صفحات:39)

(٦) جنت کی دوچابیاں :زبان وشرم گاہ کی حفاظت سے متعلق امور پر مشتمل ہے۔ (کل صفحات:152)

(۷) کامیاب استاذ کون؟ اس کتاب میں ان تمام امور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق تدریس سے ہوسکتا ہے مثلاً سبق کی تیاری،سبق پڑھانے کا طریقہ،سننے کا طریقہ علیٰ ھذا القیاس۔(کل صفحات:43)

(۸) نصاب مدنی قافلہ:اس کتاب میں مدنی قافلہ سے متعلق اُمور کا بیان ہے،مثلاً مدنی قافلہ کی اہمیت،مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے،مدنی قافلہ کا جدول،اس جدول پر عمل کس طرح کیا

جائے، امیر قافلہ کیسا ہونا چاہئے؟ اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے۔ (کل صفحات:196)

(۹) فیضانِ احیاء العلوم : یہ کتاب امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مایہ ناز کتاب ''اِحیَاءُ عُلُومِ الدِّین'' کی تلخیص وتسہیل ہے جسے درس دینے کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ اخلاص، مذمت دنیا، توکل، صبر جیسے مضامین پر مشتمل ہے۔ (کل صفحات:325)

(۱۰) حق وباطل کا فرق: یہ کتاب حافظ ملت عبدالعزیز مبارکپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف (اَلْمِصْبَاحُ الْجَدِیْد) ہے جسے ''حق وباطل کا فرق'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عقائد حقہ وباطلہ کے فرق کو نہایت آسان انداز میں سوالاً جواباً پیش کیا ہے جس کی وجہ سے کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کا آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ (کل صفحات:50)

(۱۱) تحقیقات: یہ کتاب فقیہ اعظم ہند، مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے، تحقیقی انداز میں لکھی گئی اس کتاب میں بدمذھبوں کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ متلاشیانِ حق کے لئے نور کا مینارہ ہے۔ (کل صفحات:142)

(۱۲) اربعین حنفیہ : یہ کتاب فقیہ اعظم حضرت علامہ ابو یوسف محمد شریف نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے۔ جس میں نماز سے متعلق چالیس احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور اختلافی مسائل میں حنفی مذہب کی تقویت نہایت مدلل انداز میں بیان کی گئی ہے۔ (کل صفحات:112)

(۱۳) طلاق کے آسان مسائل : اس فقہی کتاب میں مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے جس کی بنا پر طلاق سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا کافی حد تک ازالہ ہوسکتا ہے۔ (کل صفحات:30)

(۱٤) توبہ کی روایات وحکایات : توبہ کی اہمیت وفضائل اور توبہ کرنے والوں کی حکایات پر مشتمل کتاب ہے۔ (کل صفحات:124)

(۱۵) آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے): مرشدِ کامل کے آداب سمجھنے کیلئے ''آدابِ مُرشِدِ کامل'' کے مکمل پانچ حصوں پر مشتمل اس کتاب میں شریعت وطریقت سے متعلق ضروری معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: تقریباً 200)

(۱٦) کامیاب طالب علم کون؟ : اس کتاب میں علم کے فضائل،

طلبِ علم کی نیتوں، اسباق کی پیشگی تیاری اور ترجمے میں مہارت حاصل کرنے کا طریقہ، کامیاب طالب العلم کون؟ وغیرھم موضوعات کا بیان ہے۔ (کل صفحات: تقریباً 63)

(۱۷) **ٹی وی اور مُووی**: اس رسالے میں ٹی وی اور مُووی کے ناجائز استعمال کی تباہ کاریوں اور جائز استعمال کی مختلف صورتوں اور فی زمانہ اس کی ضرورت کا بیان ہے۔ (کل صفحات: 32)

(۱۸) **فتاوی اھل سنت**: اس سلسلے میں سات حصے شائع ہو چکے ہیں۔

(۱۹) **مفتئ دعوتِ اسلامی**: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے حالاتِ زندگی پر مشتمل تالیف ہے۔

(۲۰) **تنگ دستی کے اسباب**: اس رسالے میں احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تنگدستی کے اسباب اور آخر میں ان کا حل بھی پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 33)

(۲۱) **عطاری جن کا غسلِ میت**: جنّات سے متعلق معلومات پر مشتمل مختصر رسالہ ہے۔ (کل صفحات: 24)

(۲۲) **غوثِ اعظم** رحمۃ اللہ علیہ **کے حالات**: حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی سیرتِ مبارکہ اور دلچسپ حکایات پر مشتمل کتاب ہے۔ (کل صفحات: 106)

(۲۳) **قبر کھل گئی**: اس کتاب میں مذہبِ اِسلام کی حقانیت پر مبنی، عاشقانِ رسول کی قبریں کھلنے کے ایمان افروز واقعات ہیں۔ (کل صفحات: 48)

(۲٤) **قبرستان کی چڑیل**: اس رسالے میں بھی جنات کے حوالے سے معلومات ہیں۔ (کل صفحات: 24)

(۲۵) **دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات**: اس رسالے میں مجلس فیضانِ قراٰن کا تعارف اور جیل خانہ جات میں پیش آنے والی مدنی بہاروں کا تذکرہ ہے۔ (کل صفحات: 24)

(۲٦) **رھنمائے جدول برائے مدنی قافلہ**: مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے لئے انمول تحفہ ہے۔ (کل صفحات: 255)

شعبہ تراجمِ کتب

(۱) **شاہراہ اولیاء** : یہ رسالہ سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف ''مِنھَاجُ الْعَارِفِیْنَ'' کا ترجمہ وتسہیل ہے۔اس رسالے میں امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غوروفکر یعنی ''**فکرِ مدینہ**'' کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔(کل صفحات:36)

(۲) **حسنِ اخلاق** : یہ کتاب دنیائے اسلام کے عظیم محدث سیدنا امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاہکار تالیف ''مَکَارِمُ الْاَخْلَاق'' کا ترجمہ ہے۔اس کتاب میں امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اخلاق کے مختلف شعبوں کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔(کل صفحات:74)

(۳) **اَلدَّعْوَۃُ اِلَی الْفِکْرِ** (عربی): یہ کتاب ''دعوتِ فکر'' کا عربی ترجمہ ہے جس میں بدمذہبوں کو اپنی رَوِش پر نظرثانی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔(کل صفحات:148)

(۴) **راہِ علم**: یہ رسالہ ''تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم'' کا ترجمہ وتسہیل ہے جس میں ان امور کا بیان ہے جن کی رعایت راہ علم پر چلنے والے کے لئے ضروری ہے۔اوران باتوں کا ذکر ہے جن سے اجتناب معلم ومتعلم کے لئے ضروری ہے۔(کل صفحات:102)

(۵) **بیٹے کو نصیحت** : یہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''اَیُّھَاالْوَلَد'' کا اردو ترجمہ ہے۔بچوں کی تربیت کے لیے لاجواب کتاب ہے اس میں اخلاص، مذمت مال اورتوکل جیسے مضامین شامل ہیں۔ (کل صفحات:64)

(۶) **جنت میں لے جانے والے اعمال** : یہ حافظ محمد شرف الدین عبدالمؤمن بن خلف دِمیاطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ''اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ'' کا ترجمہ ہے۔اس کتاب میں مختلف نیک اعمال مثلاً حصولِ علم ،نماز، روزہ ، حج، زکوۃ، دیگر صدقات، تلاوتِ قرآن،صبر،حسن اخلاق،توبہ،خوفِ خدا عزوجل اور درود پاک کے ثواب کے بارے میں دو ہزار2000 سے زائد احادیث موجود ہیں۔(تقریباً 1100 صفحات)

﴾شعبہ درسی کتب﴿

(۱)**تعریفاتِ نحویہ**:اس رسالہ میں علم نحو کی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ و توضیحات جمع کر دی گئی ہیں۔(کل صفحات:45)

(۲) **کتاب العقائد**:صدر الافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف کردہ اس کتاب میں اسلامی عقائد اور حدیثِ پاک کی روشنی میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت (کذّابوں) میں سے چند کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے۔(کل صفحات:64)

(۳) **نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر**:یہ کتاب فنِ اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے مثال تالیف ''**نُخْبَۃُ الْفِکَر فِی مُصْطَلِحِ اَھْلِ الْاَثَرِ**'' کی عربی شرح ہے۔اس شرح میں قوت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام،ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔(کل صفحات:175)

(٤) **اربعین النوویہ** (عربی):علامہ شرف الدین نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف جو کہ کثیر مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔اس کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔(کل صفحات:121)

(۵)**نصاب التجوید**:اس کتاب میں درست مخارج سے حروفِ قرآنیہ کی ادائیگی کی معرفت کا بیان ہے۔مدارس دینیہ کے طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔(کل صفحات:79)

(٦) **گلدستہ عقائد واعمال**:اس کتاب میں ارکانِ اسلام کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔(کل صفحات:180)

(٦) **وقایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو**:عربی زبان میں علم نحو کی مشہور کتاب ھدایۃ النحو کی عربی شرح ہے،اساتذہ وطلبہ کے لئے یکساں مفید ہے۔

﴿شعبہ تخریج﴾

(۱) عجائب القرآن مع غرائب القرآن :اس کتاب کی جدید کمپوزنگ، پرانے نسخے سے مطابقت اور نہایت احتیاط سے پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔حوالہ جات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔ (کل صفحات 206)

(۲) جنتی زیور: یہ کتاب اسلامی مسائل وخصائل کا ایک بہترین مجموعہ ہے،اس میں زندگی گزارنے سے متعلق تقریباً تمام ہی شعبوں کا تذکرہ ہے،خواہ اعتقادات کا بیان ہو یا عبادات کا،معاملات ہوں یا اخلاقیات تقریباً سبھی کو مصنف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آسان پیرایہ میں اپنی کتاب میں ذکر کردیا ہے۔(صفحات 679)

(۳،۴،۵) بہارِ شریعت : فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب ''بہارِ شریعت'' جو عقائدِ اسلامیہ اوران سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے۔تمام حوالہ جات کی حتی المقدور تخریج کرنے کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے معانی بھی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں۔اس کے اب تک 5 حصے شائع ہو چکے ہیں،بقیہ پر کام جاری ہے۔

(٦) اسلامی زندگی :اس کتاب میں ان رسومات کا بیان ہے جو معمولی فرق کے ساتھ پاک و ہند میں رائج ہیں۔اس کتاب کو نئی کمپوزنگ،مکرر پروف ریڈنگ،ضروری تسہیل وحواشی،دیگر نسخوں سے مقابلے،آیاتِ قرآنی کے ترجمے ومحتاط تطبیق اور تصحیح،حوالہ جات کی تخریج،عربی وفارسی عبارات کی درستگی اور پیرابندی وغیرہ،نیز مآخذ ومراجع کی فہرست کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔

(٦) آئینۂ قیامت :یہ کتاب شہنشاہ سخن،استاذ زمن،برادر اعلٰی حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ المنان نے تحریر فرمائی۔جس میں امامِ عالی مقام حضرت امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت کا مختصر بیان ہے ۔اعلٰی حضرت،عظیم البرکت،عظیم المرتبت،پروانۂ شمع رسالت،عاشق ماہ نبوت مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الحنان سے جب ذکرِ شہادت سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:''مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی کتاب جو عربی میں ہے وہ یا حسن میاں مرحوم میرے بھائی کی کتاب '' آئینۂ قیامت'' میں صحیح روایات ہیں انہیں سننا چاہیے،باقی غلط روایات کے پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے۔'' (ملفوظات اعلٰی حضرت،حصہ دوم،ص ۲۵۱)

الحمدللہ عزوجل!طباعتِ جدیدہ کے لئے ان امور کا اہتمام کیا گیا:(۱) کتاب کی نئی کمپوزنگ (۲) مکرر پروف ریڈنگ (۳) دیگر نسخوں سے مقابلہ (۴) حوالہ جات کی تخریج (۵) عربی وفارسی عبارات کی درستگی (٦) پیرابندی (۷) آیات کا

ترجمہ کنزالایمان کے مطابق اور آخر میں مآخذ ومراجع کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔اس کے علاوہ آخری صفحات میں شیخِ طریقت ،امیرِ اہلسنّت ،بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنت جلد اوّل سے فضائلِ عاشورہ بھی شامل کئے گئے ہیں۔

(۷)صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اس کتاب میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسوۂ حسنہ کے وہ درخشاں واقعات پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ عزت مآب میں حاضری کا طریقہ، ان کی بارگاہ کا ادب، فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بجاآوری میں پیش قدمی اور جاں نثاری کی حسین ودلکش ادائیں بیان کی گئی ہیں اور آخر میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بارگاہ رسالت میں ’’خراج عقیدت‘‘ پیش کیا گیا ہے کہ کس طرح انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدح بیان فرمائی ہے۔

۞===۞===۞===۞

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
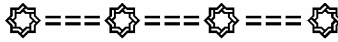
شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نُسخہ

شادی میں جہاں بَہُت سارا مال خَرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین وحضرات میں ایک ایک ''**مَدَنی بستہ**''(STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مُفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمایئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔آپ صرف **مکتبۃ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔باقی کام اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔**جزاکَ اللّٰہ خیراً**۔

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح ''لنگرِ رسائل کے'' مدنی بستے لگوایئے۔**ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنّت، نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃُ المدینہ** سے رُجوع فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی:۔شہید مسجد کھارادر۔فون: 2314045 - 2203311
حیدرآباد:۔فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن۔فون:3642211
لاہور:۔دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔فون: 7311679
ملتان:۔نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ۔فون:4511192
سردارآباد (فیصل آباد):۔امین پور بازار۔فون: 2632625
راولپنڈی:۔اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ۔فون:4411665
آزاد کشمیر:۔چوک شہیداں میرپور۔ 058610-82772

Web:www.dawateislami.net, Email:maktaba@dawateislami.net